اصحاب الکہف کا قصہ اور اس کی حقیقت

تحریر:

محمد نعیم خان

اصحاب الکہف کا قصہ اور اس کی حقیقت :

اصحاب کہف کا واقعہ بھی عجیب ہے . کچھ نوجوان ظلم سے بچنے اور حق کی آواز بلند کرنے کی وجہ سے غار میں پناہ لیتے ہیں وہاں اللہ انھیں تین سو سال تک سلا دیتا ہے . مودودی صاحب کے نزدیک یہ عرصہ تقریباً، دو سو سال ہے . اپ کچھ سوالات پیدا ہوتے ہیں .

١. غار میں جانے سے پہلے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کے کام میں برکت فرما اور سازو سامان مہیا کر دے . کیا نیند کے سامان کی دعا کی تھی ؟

٢. اتنے عرصہ کے بعد جب واپس اپنے شہر جاتے ہیں تو لوگ پہچان لیتے ہیں کیسے ؟ اتنے عرصے میں نہ جانے کتنے ہی نسلیں تبدیل ہو گئی ہونگی . اندازہ لگائیں کہ اگر کوئی ١٨١٦ میں نیند کی حالت میں گیا اور پھر آج ٢٠١٦ میں واپس آیا تو کون پہچانے گا ؟ لوگ پاگل اور ملنگ ہی خیال کرینگے .

٣. اتنے عرصے سلانے کا کیا مقصد تھا ؟ جن لوگوں پر اتمام حجت کرنا تھی وہ تو بغیر اتمام حجت کے چلے گے اب جو قوم تین سو سال بعد کی ہے وہ نہ تو ظالم ہے اور نہ ہی اللہ کے دین سے باغی پھر ان کے سامنے ان کی واپسی کیا معنی؟

٤. کیا جو اللہ اتنے عرصے تک نیند کی حالت میں رکھ سکتا ہے تو کیا وہ بغیر کروٹ دلوائے جسم کو محفوظ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ؟.

پھر جو لوگ غار میں جھانکتے ہونگے تو کیسے خیال کرتے ہونگے کہ یہ جاگ رہے ہیں سو نہیں رہے جب کے ایک آیت پہلے ہی بتا دیا ہے کہ سورج کی روشنی غار میں نہیں جاتی تھی پھر اندر کا منظر کیسے دیکھتے تھے ؟

اس پورے قصے کو نہ سمجھنے کی ایک وجہ یہودیوں اور عیسائیوں کے ہاں وہ مشہور قصے اور کہانیاں ہیں جو اس واقعہ کو لے کر بہت شہرت پائی ہے ۔ اس ہی قصے سے پھر تمام مفسرین نے ان آیات کی تفسیر لکھی ہے ۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو اس وقت مکہ والوں کے ہاں یہ اتنا مشہور قصہ نہیں تھا اور کوئی بھی اس بارے میں نہیں جانتا تھا ۔ آج بھی کسی حدیث میں اس واقعہ کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی ۔ جو کچھ بھی ہے یہودیوں اور عیسائیوں کے قصہ کہانیاں ہی ہیں ۔جب قرآن اس پر کلام کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں اس کا صحیح قصہ تم کو سناتا ہوں (آیت نمبر ۱۳)، تو اس کا مقصد وہی قصہ دہرا دینا نہیں تھا ۔ یہ تین یا چار ہی آیات ہیں جن کو نہ سمجھنے سے یہ پورا قصہ کسی دوسری طرف نکل جاتا ہے ۔

اب اس ہی سورہ الکہف کی آیت ۱۱ میں اگر آپ فَضَرَبْنَا عَلَىٰٓ آذَانِهِمْ کا مطلب سلانا کر دیں تو پھر ظاہر ہے یہ سونا پھر دو تین سو سالوں تک تو ہوگا ہی ۔ لیکن اگر اس کا مطلب دنیا کی خبروں سے کٹ جانا کرتا ہے تو پھر اس کی تفسیر الگ ہوگی ۔

پھر دوسری آیت جس سے یہ قصہ یکسر بدل جاتا ہے وہ آیت ۱۸ ہے جہاں وَتَحْسَبُهُمْ کا مطلب اگر "تم دیکھتے " کر دیا جاے تو ظاہر ہے پھر اس میں تو بات دیکھنے کی ہی ہوگی لیکن اگر اس کا ترجمہ "اور تم گمان کرتے " کیا جاے تو پورا قصہ الگ معنی رکھتا ہے ۔

پھر اس ہی آیت میں لفظ "أَيْقَاظًا" اور "رُقُودٌ" کا حقیقی مطلب جاگنا اور سونا ہی لیا جاے تو پھر ظاہر ہے یہ کوئی دو سو سال تک تو سوے ہی ہونگے ۔ لیکن اگر ان کا مجازی مطلب جیسے قرآن "موت " ، "مردہ " کو بہت سے مقامات پر مجازی معنی میں لیتا ہے تو پھر اس عربی لفظ جاگنا کا مطلب اپنے کام میں سرگرم ، چوکنا ، ہونگے اور عربی لفظ سونا کا مطلب اپنے کسی کام سے الگ ہو جانا ، وقتی طور پر پیچھے ہٹ جانا ہونگے اور اس کی مثالیں عربی لغت میں باسانی دستیاب ہیں ۔

پھر جو آخری غلطی لگتی ہے وہ آیت ۱۹ میں لفظ "بَعَثْنَاهُمْ " سے ہے . اب ظاہر ہے جب دو ، تین سو سالوں تک کسی کو سلائیں گے تو پھر اس کو اٹھانا بھی تو ہوگا اس لیے اس لفظ کا صرف یہی مطلب لیا جاتا ہے کہ پھر وہ اس کے بعد اٹھے . جب کہ یہ لفظ قرآن میں ان معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جو رسول اللہ کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ

" پھر ہم نے تم ہی میں سے ایک رسول اٹھایا جو تمہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے "

اب ظاہر ہے رسول اللہ حیات تھے تو ان کو اٹھانے کا مطلب سوتے سے جگانا نہیں لیا جا سکتا . اس کا مطلب یہی ہے کہ تیار کیا ،وغیرہ

. سب سے آخری بات قرآن خود ان تمام قصوں کو رد کرتا ہے . جو لوگ تین سو سال سونے کی بات کرتے ہیں ان کو سَيَقُولُونَ سے تعبیر کرتا ہے (آیت نمبر ۲۱) . پھر اس کے بعد بھی یہ کہنا کہ وہ دو سو سال سوے رہے .

سورہ الکہف اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں پر مکہ والوں نے ظلم کی انتہا کردی اور ان کا وہاں رہنا مشکل ہوگیا تھا . یہ سورہ ہجرت سے پہلے کی تھی . اس واقعہ کا بتانے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ رسول اللہ اور ان کے ساتھیوں کو ہجرت کے بعد دو سو سال تک اللہ نیند طاری کردے گا بلکے اس کا مقصد ان کو اللہ کی سنت بتانا ہے جو اس پر بھروسہ کرنے والوں کے حق میں ان کے ساتھ ہوتی ہے

☆☆☆☆☆